© rasailojaraid.com

کارروائی اجلاس مجلس عاملہ

(منعقدہ ۱۴جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۹جون ۲۰۰۸ء، بروز جمعرات)

ترتیب: مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، اما بعد!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۴جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۹جون ۲۰۰۸ء بروز جمعرات صبح تقریباً دس بجے مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیدارانِ وفاق اور عاملہ کے ارکان ومندوبین نے شرکت کی:

نمبر شمار	نام مع پتہ	عہدہ
۱	حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر۴، کراچی	صدر وفاق
۲	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی	نائب صدر وفاق
۳	حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان	ناظم اعلیٰ وفاق
۴	حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ	ناظم وفاق
۵	حضرت مولانا ڈاکٹر سیف الرحمن صاحب، مہتمم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد سندھ	ناظم وفاق
۶	حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب، جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم شاہ کاریز لورالائی	ناظم وفاق
۷	حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم جامعہ فاروقیہ دھمیال روڈ راولپنڈی، پنجاب	ناظم وفاق
۸	حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم، کہروڑپکا لودھراں	رکن عاملہ
۹	حضرت مولانا زاہد الراشدی، شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ	رکن عاملہ
۱۰	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن (للبنات) ترنگڑی پائیں مانسہرہ	رکن عاملہ
۱۱	حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب، مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ گلشن امداد ستیانہ روڈ فیصل آباد	رکن عاملہ
۱۲	حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب، مہتمم جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا	رکن عاملہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳	حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب، مہتمم دار العلوم الاسلامیہ چھتر دومیل، مظفر آباد	رکن عاملہ
۱۴	حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ فیروز پورہ روڈ لاہور	رکن عاملہ
۱۵	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، صدر مدرس جامعہ عربیہ انوار العلوم کنڈیارو، ضلع نوشہرو فیروز	رکن عاملہ
۱۶	حضرت مولانا سعید یوسف صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن پلندری ضلع پونچھ آزاد کشمیر	رکن عاملہ
۱۷	حضرت مولانا مفتی صلاح الدین صاحب، دار العلوم چمن، صفہ ٹاؤن قلعہ عبداللہ بلوچستان	رکن عاملہ
۱۸	حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب، مہتمم دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال	رکن عاملہ
۱۹	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب، مہتمم دار العلوم حسینیہ سانگھڑ ضلع شہداد پور	رکن عاملہ
۲۰	حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان	مندوب
۲۱	حضرت مولانا ولی خان المظفر صاحب، استاذ جامعہ فاروقیہ کراچی	مندوب
۲۲	حضرت مولانا رشید اشرف صاحب، استاذ دار العلوم کراچی	مندوب
۲۳	حضرت مولانا عبد الغفار صاحب، خطیب لال مسجد اسلام آباد	مندوب
۲۴	حضرت مولانا عامر صدیق صاحب، نائب خطیب لال مسجد اسلام آباد	مندوب
۲۵	حضرت مولانا عبد المجید صاحب، ناظم دفتر وفاق المدارس ملتان	مندوب
۲۶	جناب ریاض صاحب، محاسب دفتر وفاق المدارس ملتان	مندوب

اجلاس کا آغاز حضرت مولانا سعید یوسف صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

۱- ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے اجلاس کے آغاز میں کہا کہ حضرت مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد مجلس عاملہ کا یہ پہلا اجلاس ہے۔ مولانا کو ۲ رمضان ۱۴۲۸ھ کو پشاور میں سفاک قاتلوں نے شہید کر دیا تھا۔ مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل کی ایک جامع شخصیت، اخلاص کے پیکر اور نمونۂ اسلاف تھے۔ آپ نے وفاق کی ترقی وکامیابی میں سنہری کردار ادا کیا۔ ان کی شہادت انتہائی عظیم سانحہ تھی۔ صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے پشاور جا کر ان کے اہل خانہ ولواحقین سے تعزیت کی اور مولانا شہید کی ترقی درجات کے لئے دعا کی۔ یہاں بھی ان کے لئے دعا اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

۲- حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے بتایا کہ گزشتہ روز مورخہ ۱۳ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۸ جون ۲۰۰۸ء بروز بدھ صبح تقریباً ساڑھے نو بجے تا ڈیڑھ بجے مسئولین کا اجلاس ہوا اور عصر تا مغرب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امتحانی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ملک بھر میں مسئولین کی تعداد ۵۶ ہے۔ اجلاس میں چار مسئولین کے علاوہ باقی سب نے شرکت کی۔ امتحانی کمیٹی کے تمام اراکین موجود تھے۔ دونوں اجلاسوں میں کافی مفید مشورے اور فیصلے ہوئے، جو ابھی پیش کیے جائیں گے۔

اجلاس کے لائحہ عمل پر غور وخوض سے قبل حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے تمام اراکین اجلاس سے فرمایا کہ جامع اور مختصر بات میں اپنی تجویز ورائے کا اظہار ہو، تاکہ اسی اجلاس میں تمام اہم زیرِ غور امور طے پا جائیں۔ کیونکہ شوال ۱۴۲۹ھ تک دوبارہ اجلاس متوقع نہیں ہے، اور یہ اجلاس بھی بروقت اختتام پذیر ہو جائے، ورنہ دو دن بھی صرف ہو سکتے ہیں۔

اجلاس کا لائحہ عمل

۱- توثیق کارروائی گزشتہ اجلاس عاملہ منعقدہ ۴ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ، مطابق ۱۸ اگست ۲۰۰۷ء: حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے گزشتہ کارروائی اجلاس کی خواندگی سے قبل تاکید کی کہ گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی خواندگی صرف برائے توثیق ہوتی ہے، اس کے مندرجات پر بحث وغیرہ مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔ بسا اوقات دوبارہ اس پر بحث شروع ہو جاتی ہے، یہ طریقہ درست نہیں۔

اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی، جس کی تمام شرکاء اجلاس نے توثیق فرمائی۔

۲- ۱۴۲۹ھ کے امتحان تحفیظ میں ''قواعد تجوید'' کے اضافہ سے متعلق مدارس کی تجاویز پر غور:

۱۴۲۹ھ کے امتحان تحفیظ میں تجوید کی کتاب کے اضافہ کا فیصلہ ہوا تھا۔ لیکن بہت سے مدارس سے خطوط وصول ہوئے، جن کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صرف تحفیظ ہی کا امتحان لے۔ البتہ امتحان میں اس بات کا بنظرِ غائر جائزہ لیا جائے کہ طالب علم کا تلفظ، حروف کی ادائیگی وغیرہ صحیح ہو۔

تجوید کا نصاب بھی وفاق کے زیرِ غور ہے، اس سلسلہ میں اراکین عاملہ سے رائے طلب کی گئی۔ خوب غور وخوض کے بعد یہ طے ہوا کہ تحفیظ کا امتحان حسبِ سابق ہی ہوگا، البتہ آئندہ اجلاس عاملہ میں تجوید وقرأت اور تحفیظ کی سند کے نام کے بارے طے کر لیا جائے گا کہ تحفیظ کی سند میں تحفیظ کے ساتھ تجوید کا لفظ لگایا جائے یا نہیں۔

۳- منظوری میزانیہ بابت سال ۱۴۲۸ھ: میزانیہ بابت ۱۴۲۸ھ پیش کیا گیا جو کہ حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے تفصیل سے پیش فرمایا۔ جسے تمام ارکان عاملہ نے منظور کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سال وفاق المدارس کے جملہ مدات کی آمدن ۶۴۳، ۶۱، ۲۰، ۴ روپے ہوئی۔ جب کہ اخراجات ۴۴۹، ۰۶، ۴۸، ۴ روپے ہوئے، تفصیلی گوشوارہ ہمراہ لف ہے۔

میزانیہ کی تفصیل میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا کہ گزشتہ دنوں کراچی کے بعض مدارس نے وفاق کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سرکاری امداد وصول کی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کارروائی کرتے ہوئے ان کا الحاق معطل کر دیا، بحالی الحاق کے لئے یہ شرط رکھی گئی کہ حکومت سے بطور امداد وصول کی گئی رقم مبلغ تقریباً ۲۳ لاکھ روپے دفتر وفاق کو جمع کرانا ضروری ہوگی جو وفاق کے پاس بطور امانت موجود ہے۔ اب اس رقم کا کیا کیا جائے؟ طے ہوا کہ اس رقم کے مصرف کی تعیین کے لئے قائم کی گئی کمیٹی اگلے اجلاس میں اپنی رائے پیش کرے۔

۴- قواعد وضوابط وفاق المدارس: اس حوالہ سے یہ طے ہوا کہ دستور پر دوبارہ نظر ثانی ہونی چاہیے، بالخصوص موجودہ حالات میں مجلس شوریٰ جس تیزی سے بڑھ رہی ہے، اس پر بھی غور وفکر اور ٹھوس لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، حضرت مولانا ڈاکٹر عادل خان صاحب اس کے سیکرٹری ہیں، انہوں نے مسودہ بھیجا ہے جسے ابھی تک کمیٹی میں پیش نہیں کیا گیا، اس سلسلہ میں حتمی تاریخ طے کی گئی کہ شعبان کے آخر تک کمیٹی اپنا کام مکمل کرے تاکہ آئندہ اجلاس میں اس پر غور کر کے فیصلہ کیا جا سکے۔

قواعد وضوابط کے حوالہ سے ایک دوسری کمیٹی بھی موجود ہے، جس نے ان تمام قواعد وضوابط کو یکجا کیا ہے، جو پہلے سے زیادہ اس پر مزید غور وفکر کی ضرورت ہے۔ بعض قواعد میں تکرار ہے، مضمون کی تصحیح کی ضرورت بھی ہنوز باقی ہے، اس کمیٹی میں چار حضرات تھے۔ اب یہ طے ہوا کہ پانچ، چھ حضرات مل کر قواعد وضوابط کا بغور جائزہ لے کر انہیں حتمی شکل دیں گے۔ اس کے بعد آئندہ اجلاس میں عاملہ اس پر غور کرے گی۔

۵- نئے دفتر وفاق کا تعمیری منصوبہ: نئے دفتر وفاق کے لئے دس ایکڑ زمین ملتان میں خانیوال روڈ پر چار کروڑ کی لاگت سے خریدی گئی ہے، اس پر غور وفکر کے بعد طے ہوا کہ اس میں سے کچھ بھی بیچی نہ جائے، کیونکہ وفاق المدارس العربیہ انشاء اللہ تا قیام قیامت باقی رہے گا۔ بعد میں مناسب جگہ ملتی نہیں، اس لئے یہ تمام جگہ دفتر وفاق ہی کے لئے رہے گی۔ بحمد اللہ کسی مذہبی ادارہ وجماعت کے پاس اتنی بڑی جگہ نہیں۔ تعمیری اخراجات پورا کرنے پر غور وفکر ہوا تو طے پایا کہ: ۱- داخلہ فیس میں معمولی اضافہ کر دیا جائے گا۔ ۲- مدارس کے ذمہ معمولی رقم لگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ی جائے گی۔ ۳-وفاق کے موجودہ دفتر کو فروخت کرنے کی صورت میں بھی انشاء اللہ کافی رقم مل جائے گی۔

وفاق المدارس اب محض ایک امتحانی ادارہ نہیں رہا، بلکہ تعلیمی اور عالمی تربیتی ادارہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس کے اہداف و مقاصد میں انتہائی وسعت آ گئی ہے۔اس لئے اس کا تعمیری منصوبہ اس کے اہداف کے مطابق ہونا چاہیے۔اس مقصد کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی سربراہی میں تعمیراتی کمیٹی قائم کی گئی، جس کے دو ارکان میں حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم اور مولانا ڈاکٹر عادل خان صاحب ہیں۔ دفتر کی تعمیر جلد سے جلد شروع کرنے پر زور دیا گیا۔کوشش کی جائے گی کہ شوال ۱۴۲۹ھ سے تعمیر کا آغاز ہو جائے۔

بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور گرمی کی شدت کی وجہ سے اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان کے پرچوں کی مارکنگ جامعہ دارالعلوم کراچی میں ہوگی۔کوشش کی جائے گی کہ آئندہ سال پرچوں کی مارکنگ نئے دفتر ملتان میں ہو۔ نئے دفتر کے تعمیری منصوبہ میں مختلف تخصصات، تدریب المعلمین کے لئے درسگاہیں، تعلیمی بلاک، مسجد، ہال برائے مارکنگ، اراکین عاملہ کے لئے اجلاس وغیرہ کے موقع پر ٹھہرنے کے لئے رہائشی کمرے، عاملہ وشوریٰ کے لئے اجلاس ہال، کانفرنس ہال، سوئمنگ پول، پیٹرول پمپ، ہوٹل، لائبریری اور چند ایک رہائشی مکانات شامل ہیں۔نقشہ میں مسجد، پیٹرول پمپ اور ہوٹل برلب سڑک ہوں تاکہ گزرنے والوں کے لئے سہولت ہو۔

۶- امتحانات ۱۴۲۹ھ سے متعلق انتظامات: حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے داخلہ سالانہ امتحان ۱۴۲۹ھ اور ۱۴۲۸ھ کا تقابلی جائزہ پیش فرمایا۔جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

گزشتہ سال ۱۴۲۸ھ میں شعبہ تحفیظ میں بنین و بنات کی تعداد ۵۴۸۵۱ تھی، اس سال ۵۶۷۳۵ ہے۔ الحمدللہ اس شعبہ میں ۱۸۸۴ کا اضافہ ہوا ہے۔

اسی طرح گزشتہ سال شعبہ کتب میں بنین کی تعداد ۵۸۷۰۴ تھی، موجودہ سال ۶۱۲۹۴ ہے۔ ۲۵۹۰ طلبہ کا اضافہ ہوا ہے۔گزشتہ سال بنات کی تعداد ۶۵۱۰۷ تھی، اس سال ۶۸۰۲۳ ہے، ۲۹۱۶ کا اضافہ ہوا ہے۔گزشتہ سال بنین و بنات کی کل تعداد ۱۷۸۶۶۲ تھی، اس سال ۱۸۵۳۷۱ ہے، مجموعی اضافہ ۶۷۰۹ ہے۔

حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے امتحانی کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔

۷- دیگر امور باجازت صدر الوفاق دامت برکاتہم:

۱- حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم کی "عقائد اہل السنۃ والجماعۃ" کو داخلِ نصاب کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تجویز: حضرت صدر الوفاق، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے ماشاء اللہ عقائد کے موضوع پر ایک بہترین، جامع کتاب تحریر کی ہے۔ بندہ نے اس کا حرف بحرف مطالعہ کیا ہے، ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب نے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے، اور انہوں نے بھی مقدمہ میں تجویز دی ہے کہ اسے داخل نصاب کیا جائے، کیونکہ یہ انتہائی مفید چیز ہے، نصاب میں اعتقادی ذہن سازی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے میری بھی یہی رائے اور تجویز ہے کہ ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' کو نصاب میں شامل کرلیا جائے۔

حضرت کی اس تجویز پر ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ نصابی امور طے کرنے کے لئے نصابی کمیٹی موجود ہے، اس کی تشکیل نو باقی ہے، کمیٹی کی تشکیل نو کے بعد میری رائے میں یہ کتاب اس کمیٹی کے حوالہ کی جائے، کمیٹی کی سفارشات کی روشنی مین مجلس عاملہ کے اجلاس میں اس کا فیصلہ کردیا جائے کہ کمیٹی کے اراکین کو کتاب مہیا کرنا مصنف کی ذمہ داری ہوگی۔ تمام اراکین نے اس سے اتفاق کیا۔

۲- دراسات کے نصاب کی تکمیل: اسی طرح حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ دراسات میں منطق وغیرہ دو تین موضوع نہیں ہیں، جب کہ ان کی ضرورت ہے، ان کے لئے ہم نے کتب متعین کی ہیں، انہیں بھی دراسات کے نصاب میں شامل کیا جائے۔

اس حوالہ سے بھی حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ نصاب کمیٹی کی تشکیل نو باقی ہے۔ نصاب کمیٹی کے نئے اراکین کے نام تجویز کر کے حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کردیئے جائیں گے۔ جو حضرت طے فرمائیں گے، وہ کمیٹی متعین ہوگی، عقائد اور دراسات وغیرہ کے حوالہ سے نصابی امور اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں طے کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

۳- عالمیہ سال اول کا امتحان وفاق المدارس العربیہ لے گا: حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ عاملہ نے طے کیا تھا کہ ہر درجہ کا امتحان وفاق المدارس العربیہ لے گا، لیکن مجلسِ شوریٰ نے اسے منظور نہیں کیا تھا۔ اب مجلس عاملہ اس پر دوبارہ غور کرے، مزید یہ بھی غور کرے کہ آیا مرحلہ وار ہر غیر وفاقی درجہ کا امتحان وفاق المدارس لے یا یکبارگی تمام درجات کا امتحان وفاق کے تحت لیا جائے۔ کافی غور وخوض کے بعد طے ہوا کہ مرحلہ وار ہر درجہ کا امتحان وفاق کے تحت لیا جائے گا۔ آئندہ سال ۱۴۳۰ھ میں عالمیہ سال اول (موقوف علیہ) کا امتحان وفاق المدارس کے تحت لیا جائے گا۔ اس کی حتمی منظوری مجلس شوریٰ دے گی۔

۴- غیر ملکی مدارس کا الحاق ونصاب: حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ غیر ملکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدارس کے الحاق کے لئے مجلس عاملہ گزشتہ سال اصولی منظوری دے چکی ہے۔

مدینہ منورہ میں ملک عبدالوحید صاحب کی درخواست پر حضرت صدر الوفاق صاحب دامت برکاتہم کی طے کردہ کمیٹی نے ان کے مدرسہ کا معائنہ کیا۔ ملک صاحب نے باقاعدہ سعودی حکومت سے تحفیظ وکتب دونوں درجات کے لئے مدرسہ کی منظوری لی ہے، جس کی نقل ہمیں بھجوائی ہے۔ ان کا بنات کا نصاب بعینہ وفاق والا ہے۔ بنات کا امتحان وفاق المدارس کے تحت لیا جائے گا، پرچے یہاں سے جائیں گے۔ فی الحال بنات اور تحفیظ القرآن الکریم کے درجات کا الحاق ہوگا۔

بنین کے نصاب پر عاملہ سے مشورہ کیا گیا کہ اس مدرسہ میں بنین کا نصاب چھ سالہ ہے، جب کہ وفاق کا نصاب آٹھ سالہ ہے، اس معاملہ پر کیا کیا جائے؟ مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے گا۔

۵- دراسات کی سند پر عامہ یا خاصہ کا امتحان: دراسات سال اول کا امتحان پاس کرنے والی طلبہ کو خاصہ کا امتحان دینے کی اجازت ہونی چاہیے یا نہیں؟ تمام حضرات نے باتفاق رائے قرار دیا اور اسی پر فیصلہ ہوا کہ دراسات سال سوم کی سند پر خاصہ کا امتحان دیا جا سکتا ہے اور یہ گنجائش صرف بنات کے لئے ہے، بنین کے لئے نہیں، ورنہ تحتانی امتحانات کا سارا نظام خراب ہو جائے گا۔

۶- پرچوں پر نظر ثانی کی صورت میں زائد نمبروں کا اعتبار ہوگا: اجلاس میں یہ معاملہ بھی زیر بحث آیا کہ ۱۴۲۷ھ تک یہ طریقہ تھا کہ پرچوں پر نظر ثانی کی صورت میں نظر ثانی کے بعد حاصل شدہ نمبروں کا اعتبار کیا جاتا تھا، اب طے ہوا کہ نظر ثانی کے بعد زائد نمبروں کا اعتبار کیا جائے گا۔

۷- مدرسہ المرکز العلوم الاسلامیہ راحت آباد، پشاور کا الحاق بحال: حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مرکز العلوم الاسلامیہ پشاور کے مہتمم صاحب اپنے مدرسہ کے الحاق کی بحالی کے لئے بار بار رابطہ کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا ولی خان المظفر صاحب سے بھی ان کی بات ہوئی ہے، انہوں نے جماعت اسلامی سے تعلق کی تردید کی، آئندہ کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تمام قواعد وضوابط کی پابندی اور اکابرین علماء دیوبند کے مسلک سے ہم آہنگی کا یقین دلایا۔ ارکان عاملہ کے مشورہ پر ان کے مدرسہ کا الحاق بحال کرنے کا فیصلہ ہوا۔

۸- تخصصات کا نصاب: حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم نے بتایا کہ تخصصات کا نصاب تیار ہو گیا ہے، صرف رپورٹ لکھنا باقی ہے، حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس کی رپورٹ مرتب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر کے دفتر کو بھیج دیں۔ دفتر نصاب کمیٹی کو بھیج دے گا۔

۹- سندات بنات کا معادلہ: بنین کے آٹھ سالہ نصاب کی سندات کا معادلہ سرکاری طور پر ہائر ایجوکیشن کمیشن نے منظور کیا ہوا ہے۔ لیکن بنات کا نصاب چار سالہ ہے۔ جب کہ معادلہ آٹھ سالہ نصاب کا منظور ہے، لہٰذا جن طالبات کو اپنی سندات کی ہائر ایجوکیشن کمیشن سے تصدیق درکار ہو، وہ آٹھ سالہ نصاب پڑ ر، مزید اس مسئلہ کا مذاکرات کے ذریعہ کوئی حل نکالا جائے گا۔ تین حضرات پر مشتمل مذاکراتی کمیٹی طے ہوئی: ۱- ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، ۲- حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب، ۳- مفتی کفایت اللہ صاحب۔ یہ کمیٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذمہ داران سے سندات بنات کے معادلہ کے لئے رابطہ کرے گی۔

۱۰- مار پیٹ سے اجتناب: اجلاس میں بعض مدارس میں طلبہ کو مارنے پیٹنے کے واقعات کی خبروں کا نوٹس لیا گیا۔ وہاڑی کے واقعہ کی مذمت کی گئی۔ طے کیا گیا کہ اساتذہ کو پابند کیا جائے کہ مار پیٹ نہ ہو، اب مار پیٹ کا زمانہ نہیں، طبائع میں انقیاد کی بجائے فساد غالب ہے، ارکان عاملہ کی طرف سے مار پیٹ کی روک تھام کے لئے مدارس کے نام ایک خط بھی بھیجا جائے گا۔

۱۱- چندہ کے اصول: اجلاس میں چندہ کی وصولی میں بعض لوگوں کی بے احتیاطی پر رنج وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ چندہ ضرورت کی چیز ہے، مقصد نہیں ہے، بعض لوگوں نے اسے مقصد بنالیا ہے۔ حالانکہ چندہ برائے مدرسہ ہوتا ہے نہ کہ مدرسہ برائے چندہ۔ چندہ کی وصولی میں شرعی اور اخلاقی ضوابط پر عملدرآمد انتہائی ضروری ہے۔

اس حوالہ سے طے ہوا کہ کسی مدرسہ کی تصدیق کے لئے کیا معیار ہونا چاہیے، کسی مدرسہ کی تصدیق کسی دوسرے کی تصدیق پر نہ ہو۔ بلکہ خود مشاہدہ کر کے تصدیق کی ہو، اراکین عاملہ کسی متعین شخص کے نام خصوصی خط نہ لکھیں بلکہ عمومی خط اور تصدیق پر اکتفا کیا جائے۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصول برائے چندہ کے مطابق ایک ضابطہ اخلاق مرتب کر کے مدارس میں بھیجا جائے اور اس کی تشہیر کی جائے۔

مذکورہ بالا ضابطہ اخلاق کی تیاری کے لئے حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کو مقرر کیا گیا۔

۱۲- موبائل فون اساتذہ بھی دورانِ سبق استعمال نہ کریں: مدارس دینیہ میں طلباء کے موبائل فون کے بے جا استعمال کے بہت سے نقصانات سامنے آئے ہیں۔ کئی مدارس نے طلبہ کے لئے موبائل فون کے استعمال پر کلی یا جزوی پابندی بھی عائد کی ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجلاس میں طلباء کی طرح اساتذہ کے لئے بھی طے کیا گیا کہ وہ دورانِ سبق موبائل فون استعمال نہ کریں ورنہ سبق اور طلبہ کا حرجِ عظیم ہوگا۔

صوبہ سرحد کے ایک بنات کے مدرسہ میں ایف-ایم اے ریڈیو کے ذریعے اسباق پڑھائے گئے، جس پر وفاق المدارس العربیہ نے کارروائی کی، اوران کا نتیجہ کالعدم قرار دیا۔ ارباب مدرسہ نے معذرت کی اور آئندہ کے لئے ایسا نہ کرنے کا مکمل یقین دلایا۔ تاہم فیصلہ کیا گیا کہ اس مدرسہ کا نتیجہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے کہا کہ بعض مدارس میں موبائل فون پر اسباق پڑھائے جاتے ہیں، کیا اس کی گنجائش ہے؟ حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا دونوں طریقے ایف ایم اے ریڈیو، اور موبائل فون پر اسباق پڑھانا قطعاً ممنوع ہے، مدارس اس کی پابندی کریں۔

۱۳- غیر ملکی طلبہ کے لئے تحتانی اسناد: اجلاس میں یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، غیر ملکی طلبہ کو تحتانی اسناد جاری نہیں کرتا۔ لیکن کبھی ضرورت کے وقت ان سے ہائر ایجوکیشن کمیشن تحتانی اسناد کا مطالبہ کرتا ہے، اس معاملہ پر غور کیا گیا۔ یہی طے ہوا کہ غیر ملکی طلبہ کو تحتانی اسناد جاری نہیں کی جائیں گی۔

۱۴- جامعہ قاسم العلوم ملتان کا داخلہ امتحان: اجلاس میں جامعہ قاسم العلوم ملتان کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان کا مقدمہ فی الحال عدالت میں چل رہا ہے۔ عدالت نے عارضی طور پر مولانا اکبر صاحب کو نگران مہتمم بنایا ہے، ان کی طرف سے دفتر وفاق میں داخلہ فارم آئے ہیں۔ مولانا عبدالبر صاحب نے کہا ہے کہ چونکہ مہتمم میں ہوں اس لئے داخلہ فارم قبول نہ کئے جائیں۔ اس پر غور وخوض کے بعد فیصلہ ہوا کہ چونکہ عدالت نے انہیں نگران مہتمم بنایا ہے اس لئے ان کے داخلہ فارم لے لئے جائیں، آئندہ عدالت، مدرسہ کی انتظامیہ کے بارے میں جو فیصلہ کرے گی، وفاق اسے قبول کرے گا۔

۱۵- اسناد کے درمیان دو سال کا وقفہ: اجلاس میں یہ بات زیر بحث آئی کہ جو طلبہ سالانہ امتحان میں فیل ہوتے ہیں وہ آئندہ سال امتحان دے کر دوسرے سال اگلے درجہ کا امتحان دیتے ہیں۔ وفاق کے ضابطہ کے مطابق دونوں امتحانوں میں ایک سال کا وقفہ پورا ہو جاتا ہے، کیونکہ وفاق کامیاب ہونے والے سال کا اعتبار کرنے کی بجائے پہلے سال کا اعتبار کرتا ہے۔ جس میں وہ شریک امتحان ہوا تھا، اگرچہ فیل ہوگیا تھا، لیکن کامیابی کے سن کے اعتبار سے دو سال کا عرصہ پورا نہیں ہوتا اور اس بناء پر ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی اسے تسلیم نہیں کرتا۔ غور وخوض کے بعد طے ہوا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کامیابی والے سال کا اعتبار کیا جائے گا۔مثلاً ایک طالب علم درجہ عامہ میں ۱۴۲۸ھ میں شریک امتحان ہوا اور فیل ہو گیا، ۱۴۲۹ھ میں دوبارہ امتحان دے کر کامیاب ہوا، یہ خاصہ کا امتحان ۱۴۳۱ھ میں دے سکے گا، کیونکہ جو طالب علم عامہ میں فیل ہوا ہے، اس نے آئندہ سال درجہ ثانیہ پڑھ کر عامہ کیسے پاس کرلیا، یا عامہ فیل ہو کر درجہ ثانیہ کی کتب کیسے سمجھ لی ہوں گی، اس لئے طے ہوا کہ فیل ہونے کے بعد سے دو سال کا وقفہ شمار نہیں ہوگا، بلکہ اس کے کامیاب ہونے کے بعد دو سال شمار ہوں گے۔اس ترتیب وضابطہ سے مذکورہ طالب علم ۱۴۲۸ھ میں فیل ہو کر ۱۴۲۹ھ میں پاس ہوا ہے، خاصہ کا امتحان ۱۴۳۱ھ دو سال کا وقفہ گزار کر دے گا۔اس ضابطہ کا اطلاق ۱۴۳۰ھ سے ہوگا۔

۱۶-نقل کے متعلق ضابطہ: اجلاس میں نقل کے بارے میں ایک صورت سامنے رکھی گئی کہ اب تک ضابطہ یہ ہے کہ دورانِ امتحان اگر کسی طالب علم سے نقل پکڑی گئی تو اس پر پرچہ کالعدم ہو جاتا ہے۔لیکن اب اگر یہ طے کرلیا جائے کہ نقل سوالیہ پرچہ کے متعلق ہو تو پرچہ کالعدم ہو جائے، اگر سوالیہ پرچہ سے متعلق نہ ہو تو پرچہ کالعدم نہ کیا جائے، بلکہ صفر سے فیل کر دیا جائے۔اس پر حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم نے بطور فیصلہ ارشاد فرمایا کہ نقل پر حسبِ سابق، متعلقہ پرچہ کالعدم ہوگا۔

۱۷-قومی مشاورتی کونسل برائے نصاب: اجلاس میں حکومت کی طرف سے ملک کے عمومی نظام تعلیم کے حوالہ سے قومی تعلیمی مشاورتی کونسل کے قیام کے اعلان کا خیر مقدم کیا گیا، اور حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ قومی تعلیمی نظام ونصاب پر نظرثانی کے نام پر نصاب تعلیم میں شامل اسلامی تعلیمی مواد کو نصاب سے خارج کرنے سے گریز کیا جائے اور کونسل کی تشکیل میں علماء کرام اور دینی مدارس کے وفاقوں کو بھی اعتماد میں لیا جائے۔اس حوالہ سے وزیر اعظم کو ایک خط بھی تحریر کیا جائے گا۔

۱۸-غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ: اجلاس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ غیر ملکی طلبہ کے معاملہ میں حکومت سے یہ طے ہو گیا تھا کہ بیرونی ممالک کے جو طلبہ پاکستان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، انہیں اپنی باقی تعلیم مکمل کرنے کے لئے ان کے اپنے ملکوں کے سفارت خانوں کی طرف سے این او سی جاری کئے جانے کی صورت میں ان کے ویزوں میں توسیع کی جائے گی، تاکہ ان کی تعلیم ضائع نہ ہو، اور وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں، لیکن موجودہ حکومت نے ایسے طلبہ کے ویزوں میں توسیع سے انکار کر دیا ہے، جس وجہ سے انہیں اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر واپس جانا پڑ رہا ہے۔اس لئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان طلبہ کے ویزوں میں توسیع کی جائے بلکہ پاکستان کے دینی مدارس میں بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنے والے نئے طلبہ کو ویزے جاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے کی بھی سفارت خانوں کو ہدایات جاری کی جائیں، اسی طرح اجلاس میں اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان میں اپنی مذہبی تقریبات اور پروگراموں کے لئے آنے والے غیر مسلموں بالخصوص سکھوں کو بڑی فراخدلی سے ویزے دیئے جارہے ہیں، لیکن دینی تعلیم، تبلیغ ودعوت اور دیگر دینی پروگراموں کے لئے پاکستان سے باہر سے آنے والے مسلمانوں کو ویزے نہیں دیئے جارہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے اور دینی مقاصد کے لئے پاکستان آنے والے مسلمانوں کو فراخدلی کے ساتھ ویزے دیئے جائیں۔

۱۹- پالیسی طے کرنا ضروری ہے: اجلاس میں دینی مدارس کے بارے میں عمومی صورت حال اور نئی حکومت کے مبینہ عزائم کا بھی جائزہ لیا گیا۔ کیونکہ امریکی ایجنڈے میں ختم نبوت کے متعلقہ آئین کا خاتمہ، اقلیتوں، خواتین اور مغربی تہذیب کے حوالے سے اسلامی شعائر کا خاتمہ، دینی مدارس کو مختلف حربوں اور حیلوں کے ذریعے کنٹرول کرکے آہستہ آہستہ ختم کرنا وغیرہ امور شامل ہیں۔ عدلیہ بحالی کے معاملہ کے بعد مذکورہ بالا ایجنڈے پر انہوں نے عملدرآمد کرنا ہے۔

شرکائے اجلاس کو بتایا گیا کہ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے اپنی افتتاحی تقریر میں، دینی مدارس کے حوالہ سے وزارت داخلہ کے تحت ویلفیئر اتھارٹی قائم کرنے، اور دینی مدارس میں اصلاحات نافذ کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تھا، جب کہ اس کے بعد دینی مدارس کے معاملات کو وزارت مذہبی امور اور وزارت تعلیم کی بجائے وزارت داخلہ کے سپرد کرنے کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ ان تمام امور پر غور وخوض کے بعد مجلس عاملہ نے مندرجہ ذیل فیصلے کیئے:

۱- دینی مدارس کے تعلیمی اہداف، خودمختاری، آزادی اور جداگانہ تعلیمی تشخص کے خلاف حسب سابق کوئی حکومتی فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا، اور ایسے ہر اقدام کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے گی جس کا مقصد دینی مدارس کو خودمختاری، جداگانہ تشخص اور ان کے اصل تعلیمی اہداف سے محروم کرنا ہو۔

۲- دینی مدارس کے وفاقوں کو اعتماد میں لئے بغیر دینی مدارس کے بارے میں کیا جانے والا کوئی بھی فیصلہ یک طرفہ تصور ہوگا اور اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔

۳- دینی مدارس کے مختلف وفاقوں کے درمیان رابطہ ومفاہمت کے ماحول کو مضبوط کیا جائے گا اور حسب سابق دینی مدارس کے معاملات میں سرکاری مداخلت کی ہر ممکن حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

۴- حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دینی مدارس کے ساتھ مذاکرات کے ذریعہ اب تک حکومتی سطح پر جو فیصلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو چکے ہیں، انہیں دوبارہ نہ چھیڑا جائے اور ان سے آگے باقی معاملات کو طے کرنے کے لئے مذاکرات کا آغاز کیا جائے۔

۵- وزارت داخلہ پر ہمیں تحفظات ہیں، دینی مدارس کا معاملہ وزارت تعلیم یا وزارت مذہبی امور سے متعلقہ ہے۔لہٰذا ہمارے معاملات وزارت داخلہ کی بجائے وزارت تعلیم یا وزارت مذہبی امور کے سپرد کئے جائیں۔

۲۰- بلوچستان کی صورت حال اور دس جولائی کا جلسہ: اس اجلاس میں حضرت مولانا حافظ حسین احمد کو بھی ان کی خواہش پر شرکت اور گفتگو کے لئے کہا گیا۔انہوں نے دس جولائی کو سانحہ لال مسجد کے ایک سال مکمل ہونے پر جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ میں ہونے والے پروگرام اور اجتماع کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے پروگرام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام سے انشاء اللہ دینی حلقوں کے باہمی انتشار وخلفشار میں بھی کمی واقع ہوگی۔قومی یکجہتی اور اتفاق رائے کا پیغام ملے گا۔ بلوچستان کے مخصوص حالات میں یہ اجتماع انتہائی مفید ہوگا۔اس کے لئے مسئولین بلوچستان کی عملی جدوجہد انتہائی پُرنتائج رہے گی۔

ان کی تجویز اور رائے کے بعد صوبہ بلوچستان کے ''ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب'' سے حافظ صاحب کی رائے کے بارے میں تجویز لی گئی، تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اجتماع واقعتاً مفید ہوگا۔ ارکان عاملہ کی طرف سے دعوتی خط بھیجے جائیں، وفاق اس پروگرام کی نگرانی کرے، اس سے بلوچستان میں علماء کے دو گروہوں میں اتفاق پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہر دھڑے کے الگ الگ اجتماعات منعقد ہوتے ہیں، باہمی نفرت وعصبیت عروج پر ہے۔ان ہر دو حضرات کی آراء کے بعد اولاً اراکین عاملہ نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا کہ ان حالات میں جب ہر دھڑے کے اجتماعات بھی الگ الگ ہوتے ہیں، وفاق کوئی کلیدی کردار ادا کرے گا تو بجائے اتفاق کا سبب ہونے کے، خود فریق بن جائے گا۔

حافظ صاحب نے دوبارہ دعوت دی، پروگرام کی اہمیت واضح کی۔ جس پر وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر اہم شخصیات سے مشاورت کے بعد حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

۲۱- سانحہ لال مسجد وجامعہ حفصہ کے بارے میں لائحہ عمل: اجلاس میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے بارے میں تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور اس سلسلہ میں لال مسجد اسلام آباد کے قائم مقام خطیب مولانا عبدالغفار صاحب، اور نائب خطیب مولانا عامر صدیقی صاحب بھی خصوصی دعوت پر اجلاس میں شریک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے۔ مولانا عبدالغفار صاحب نے اربابِ وفاق کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گزشتہ روز مسئولین کے اجلاس میں اور آج عاملہ کے اجلاس میں بھی اظہارِ خیال کا موقع عنایت فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ لال مسجد سانحہ سے پہلے اختلاف کی گنجائش موجود تھی۔ سانحہ کے بعد اختلاف کی گنجائش تھی اور نہ ہی کیا گیا۔ پندرہ کروڑ عوام کا یہی فیصلہ ہے۔ سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اس پر عمل درآمد نہیں ہوا، کیونکہ ۳ نومبر کے بعد ایمرجنسی، عدلیہ کا بحران پیدا ہو گئے۔ اب الیکشن کے بعد مکمل سکوت ہے تو توقع آپ سے ہے، غیروں سے نہیں۔ اس ملک میں طاقت کے بل بوتے پر سنگین مقدمات حل ہو گئے اور انہیں رہائی مل گئی۔ کوئی مطالبہ بھی طاقت کے بغیر نہیں منوایا جا سکتا۔ وفاق المدارس العربیہ کے دستور و منشور میں مدارس کے تحفظ کی شق موجود ہے، اس لئے وفاق اس مسئلہ کو قومی سطح پر اٹھائے۔ راولپنڈی، اسلام آباد کے علماء نے ''لال مسجد ایکشن کمیٹی'' بنائی ہے جو ماشاء اللہ عمدہ کام کر رہی ہے، اس کو مزید وسعت دے کر ضلع وڈویژن کی سطح تک اس مسئلہ کو اجاگر کرنے کے لئے پروگرام کیے جائیں۔

لال مسجد علماء ایکشن کمیٹی کے کنوینیر مرکزی ڈپٹی سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاضی عبدالرشید صاحب نے اجلاس کے شرکاء کو صورت حال سے آگاہ کیا اور کہا: اکابرین وفاق نے آپریشن سے پہلے بھی اپنی مخلصانہ جدوجہد کے ذریعے آپریشن رکوانے کی بھرپور سعی جمیلہ فرمائی۔ لیکن علماء کو آپس میں دور کرنے کے لئے نوجوان طبقہ کو استعمال کیا گیا جو کہ آپریشن ہوتے ہی غائب ہو گیا۔

اب ''لال مسجد ایکشن کمیٹی'' کے پلیٹ فارم سے جدوجہد جاری ہے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کی کل ۲۷ مقدمات میں سے ۲۶ مقدمات سے ضمانت ہو چکی ہے۔ ایک مقدمہ باقی ہے، اس میں بھی انشاء اللہ ضمانت ہو جائے گی۔

حضرت ناظم اعلیٰ وفاق دامت برکاتہم نے ۱۹ جون ۲۰۰۸ء کے روزنامہ اسلام میں مولانا زاہد الراشدی صاحب کے لال مسجد و جامعہ حفصہ کے بارے شائع ہونے والے کالم کو پڑھ کر سنایا۔

سانحہ لال مسجد و جامعہ حفصہ پر غور وخوص کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ ''لال مسجد ایکشن کمیٹی'' اس مسئلہ پر تحریک کو منظم کرے گی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان اس سے مکمل تعاون کرے گا۔ اجلاس میں وفاق المدارس، عاملہ کے ان مطالبات کا اعادہ کیا گیا کہ:

۱۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف وحشیانہ آپریشن کے ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور باقاعدہ مقدمہ درج کر کے انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲-سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق جامعہ فریدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں بحال کی جائیں اور جامعہ حفصہ کی تعمیر جلد از جلد شروع کی جائے۔

۳-مولانا عبدالعزیز کو بلا تاخیر رہا کر کے لال مسجد کی خطابت پر بحال کیا جائے، وغیرہ ذالک۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ ''لال مسجد ایکشن کمیٹی'' ٦ جولائی اتوار کو لال مسجد میں احتجاجی جلسہ منعقد کر رہی ہے، جس سے مختلف دینی جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے اور اس موقع پر تحریک کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے اس جلسہ کی مکمل حمایت کرتے ہوئے ملک بھر میں وفاق کے مسئولین اور ملحقہ مدارس کو ہدایت جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ ''لال مسجد ایکشن کمیٹی'' کے ساتھ ہر جگہ تعاون کریں اور اس کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور محنت کریں، جب کہ دوسری جماعتوں کے قائدین سے بھی یہی اپیل کی گئی ہے۔

آخر میں شیخ المشائخ سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالحمید سواتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وعلمی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔ نیز شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم کہروڑ پکا کی ہمشیرہ کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔

دن اڑھائی بجے حضرت صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

☆☆......☆☆

ایک قلم کے لئے

حضرت عبداللہ بن مبارک کے نام سے کون ناواقف ہوگا، اپنے دور میں امام المسلمین تھے، ان کے زہد وتقویٰ اور دعوت جہاد کے ولولہ انگیز اور ایمان افروز واقعات پڑھ کر آج بھی آدمی کے ایمان میں تازگی، روح میں بالیدگی اور جذبات میں زندگی کی موجیں مچلنے لگتی ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے شام میں کسی سے قلم مستعار لیا، واپس کرنا بھول گئے اور ایران کے شہر ''مرو'' آئے تو وہ قلم یاد آیا، وہاں سے دوبارہ شام کا سفر کیا اور جا کر قلم اس کے مالک کو لوٹایا۔ (تاریخ بغداد: ۱۰/۱٦۷)

© rasailojaraid.com